

گوئیں، اندھے، کچھ نہیں سوچتے !

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ
اَكْبَرُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ - (انفال-۱۲)

سے کام نہیں لیتے (کہ حق کو سمجھیں)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ الْبَيِّنَاتِ
فَاسْلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ
الْغَوِينَ وَكَوْشِنَا لَوْ فَعْنُهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ
أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ
كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ يَلْهَثُ
أَوْ تَتْرُكُهُ يَلْهَثُ (اعراف-۲۲)

اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانوروہ لوگ ہیں جو حق
سننے اور حق بولنے کے لیے، بہرے اور گونگے ہیں اور عقل

اور انہیں اس شخص کا قصہ سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات کا
علم دیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا تو شیطان
اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بھٹکے ہوئے لوگوں میں شامل
ہو گیا۔ اگر ہم چاہتے تو انہی آیات کے علم سے اس کو بلندی
عطا کرتے مگر وہ تو زمین (یعنی دنیا) سے چمٹ کر رہ گیا اور
اپنی خواہشات کا پیرو بن گیا پس اس کی حالت کتے کی
سی ہو گئی کہ خواہ تو اس پر حملہ کرے یا اس سے بے اتفاقی کرے مگر وہ بہر حال (حرص کے ماسے) زبان ہی
لٹکائے رہے۔

اعتذار

پچھلے شمارہ میں نظرۃ اجمالیۃ فی تاریخ الدعوة الاسلامیۃ پر تعارف جناب مولانا محمدناظم صاحب
پرنسپل جامعہ عباسیہ بہاول پور نے لکھا تھا۔ غلطی سے مولانا موصوف کا نام چھپنے
سے رہ گیا۔ اس فرد گزاشت کے لیے ہم مولانا سے معذرت چاہتے ہیں۔ امید ہے
کہ وہ اس کے لیے ہمیں معاف فرمائیں گے۔

مدیر